3189-اگرامام نے امامت کی نیت نہ کی ہواور کچھ لوگ آکراس کی امامت میں نمازادا کرنے لگیں توکیا حکم ہے ؟

سوال

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر فرضی نمازادا کر رہاہواور کچھ لوگ آکراس کی اقتدامیں نمازادا کرنا شروع کردیں، توکیا ایسا کرنا جائز ہے، چاہے امام نے جماعت کروانے کی نیت نہ بھی کی ہو، گزارش ہے کہ دلائل کے ساتھ حکم کی وضاحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

انفرادی طور پر نمازادا کرنے والے شخص کے لیے دوران نمازہی امامت کی نیت کرنا جائز ہے، اس لیے بعد میں اس کے ساتھ ملنے والوں کی امامت کرواسکتا ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں رات بسر کی اورانہیں کہا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوں تومجھے بھی بیدار کردیں توانہوں نے (قیام اللیل کے لیے) مجھے بھی بیدار کردیا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کے لیے کھڑے ہوئے اورمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب آکر کھڑا ہوگیا، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑکرمجھے اپنی دائیں جانب کردیااورجب بھی میں غافل ہوجاتا میرے کان کی لو پکڑلیتے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت ادا کیں اورپھر بیٹھ گئے حتی کہ میں نے ان کے سونے کی آواز سنی، اورجب طلوع فجر ہوگئی توانہوں نے فجر کی ہلکی سی دو رکعت ادا کیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (667) صحیح مسلم حدیث نمبر (763).

اس حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انفرادی طور پر نمازادا کرنا شروع کی تھی اورپھر جب ان کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی شامل ہو گئے توانہوں نے انہیں امام بن کر نماز پڑھائی.

ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگرمیں جماعت ہوچکنے کے بعد مسجد میں جاؤں اورنمازادا کرنا شروع کردوں اور تکبیر تحریمہ کے بعد کوئی شخص آکرمیرے ساتھ نمازمیں شامل ہوجائے حالانکہ میں نے اس کی نیت نہ کی تھی توکیا اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

صحیح یہی ہے اورآپ کے لیے مشروع یہی ہے کہ کسی ایک یا زیادہ شخص کے نمازمیں شامل ہوجانے کے وقت امامت کی نیت کرلیں، کیونکہ جماعت کے ساتھ نمازادا کرنا مطلوب ہے، اوراس میں بہت عظیم فضیلت ہے بعض اہل کا کہنا ہے کہ یہ نفلی نمازمیں صحیح ہے.

بلکہ صحیح یہی ہے کہ نفلی اور فرضی دونوں میں صحیح ہے، کیونکہ اصل میں دونوں ہی احکام میں برابر ہیں، مگر جسے کوئی دلیل خاص کردے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی خالہ میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر میں نماز ادا کر رہے تھے تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی وضوء کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا اور انہیں نماز پڑھائی. اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انفرادی طور پر نماز ادا کر رہے تھے کہ جابر اور جبار رضی اللہ تعالی عنہما آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں اور بائیں جانب صف بنا کر کھڑے ہو گئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے پیچھے کرکے انہیں نماز پڑھائی.

یہ دونوں احادیث اس کی دلیل ہے جو ہم نے بیان کیا ہے، جیسا کہ یہ احادیث اس کی بھی دلیل ہیں کہ ایک شخص امام کی دائیں جانب کھڑا ہوگا اور دو یا زیادہ افراد امام کے پیچھے کھڑے ہونگے.

دیکھیں: مجموع فتاوی و مقالات متنوعۃ الشیخ ابن باز (151/12).

واللہ اعلم.